

## 120672-ہواور سوال کے مابین مسائل کے اسباب اور انہیں حل کرنے کا طریقہ

سوال

سب سے پہلے تو میں آپ کے لیے دعا گوہوں کہ آپ اسلام اور مسلمانوں کے لیے بہت بڑی خدمت پیش کر رہے ہیں، اور میرا سوال یہ ہے کہ: میں اپنے ذاتی معاملات میں اپنے سرالی رشتہ داروں کی مداخلت سے کیسے نمٹ سکتی ہوں؟ اگر میں ان کو جواب دوں تو کیا اسے بداخلی سمجھا جائے گا؟ کیونکہ وہ اس قسم کے میں کہ اگر میں خاموش رہوں تو وہ مجھ پر پڑھ دوڑیں گے! اللہ ہی جانتا ہے کہ میں نے کتنی بار ان کی دخل اندازی کو نظر انداز کیا، حالانکہ وہ مجھے کتنی بار مشتعل کرنے کی کوشش کر رکھے ہیں، لیکن ایسا لکھا ہے کہ ان کو نظر انداز کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہو رہا ہے، کیونکہ ان کے بے جا سوالات اور اعتراضات بڑھتے ٹلے جا رہے ہیں۔ اللہ کی قسم۔ شیخ محمد تم۔ ایک بار میرے شوہر میرے پاس بیٹھے ہوتے تھے تو میری ایک نند نے دوسری شادی کی بات میرے ہی سامنے کرڈی اور کہنے لگی: آپ کو دوسرا شادی کرنے میں کیا حرج ہے؟ اور میں وہی بیٹھی تھی، اور اس نے میرے جذبات کی پرواہ نہیں کی۔ حالانکہ ابھی میری شادی کو زیادہ وقت بھی نہیں گزرا تھا، اور میں ان کے ہاں ملنے کی ہوتی تھی۔ اللہ کی قسم! انہیں تو میری بڑائی یا بڑائی کا کچھ نہیں پتہ کہ انہیں اس طرح کی بات کرنے کی گنجائش ملتے!! اگر میرا شوہر میرے کسی کام پر میری تعریف کر دے۔ جو کہ ان کے سامنے شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ تو میری نند کہتی ہے: یہ تو اس کا فرض ہے [اور فراض کی ادائیگی پر تعریف نہیں ہوتی!]۔ یہ سب کچھ میرے سامنے ہوا۔ اور۔ اللہ کی قسم۔ میں نے بھی ایک لفظ بھی نہیں کہا، کیونکہ ہمارے گھر میں میری اور میری بہنوں کی تربیت ہی اس انداز میں ہوتی ہے کہ ہم کسی کی بد تمیزی کا جواب ہی نہ دیں۔ یہاں تک کہ مجھے تو شاشگی سے جواب دینا بھی نہیں آتا، اور اگر دوں بھی تو بہت ہی شاذ و نادر ہوتا ہے، اور پھر اس کے بعد میرا ضمیر بھی مجھے بخجھوڑتا ہے۔ میں ان کی دخل اندازی اور اعتراضات کے بارے میں بہت کچھ بتلا سکتی ہوں، ان کے اعتراضات بچے کو دودھ پلانے، نملانے اور صفائی ستر انی کے بارے میں ہوتے ہیں۔ حالانکہ میرے شوہر کی گواہی کے مطابق، میں بچے اور اپنے خاوند کی دیکھ بحال میں کوتاہی نہیں کرتی۔ اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ ان کے بچے بھی یہی اعتراضات دہراتے ہیں، اس حد تک کہ اب مجھے ان کے پاس جانے اور ملنے سے بھی نفرت ہے، اور جب میں ان کے پاس جاتی ہوں تو میں یہ ظاہر نہیں کرتی کہ میں ان سے ننگ ہوں۔ بھی بھی وہ مجھے زریعہ کردیتی ہے اور مجھے تکلیف دیتی ہے، لیکن میں اپنارو یہ صحیح رکھتی ہوں، لیکن میں اندر سے بہت ناراض ہوتی ہوں۔ مزید یہ کہ میرے شوہر نے کہا: اگر تم کسی کوتاؤ کر میرے گھر والے تمہارے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں تو میں اللہ کے سامنے تم سے اس بارے میں پوچھوں گا!! سوالات: اس حوالے سے میں نے پہلے ہی اپنی بن اور اپنے بجا بھی سے بات کی تھی کہ میرے سوال والے میرے ساتھ کیا کرتے ہیں اور ان کا رو یہ کیسا ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ وہ دونوں ہی نہایت عقلمند ہیں اور انہوں نے مجھ سے کہا: ان چیزوں کے بارے میں شاشگی سے جواب دو جن کے بارے میں آپ خاموش نہیں رہ سکتیں، اور جس چیز کو نظر انداز کر سکتی ہو اسے نظر انداز کرو۔ اگر میں ایسا کروں تو کیا میں گناہ گار ہوں گی؟ کیا میرے شوہر کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ مجھے میرے ساتھ ہونے والے بر تاؤ کے بارے میں کسی بھی شخص سے بات کرنے سے روک دے؟ کیونکہ ہر شخص کو اپنے مسائل اور پریشا نیوں کو کسی کے سامنے رکھنے کی اشد ضرورت ہوتی ہے تاکہ اس طرح سینہ بلکہ ہو جائے۔ اللہ کی قسم! میں اندر سے اتنی بھری ہوئی ہوں کہ میں انہیں دیکھتا یا ان کی آوازیں سننا پسند نہیں کرتی، کیونکہ اب میں اپنے شوہر سے بھی خوش نہیں ہوں۔ میں کچھ ضدی ہو گئی ہوں اور میں چاہتی کہ اپنے خاوند کے ساتھ سخت لمحے میں بات کروں؛ کیونکہ میرے خاوند بھی مجبور ہیں کہ وہ اپنے اہل خانہ کی بدنامی نہیں کرنا چاہتے، لیکن مجھے ان لوگوں سے مشورہ لینے کا حق ہے جو مجھ سے بڑے ہیں اور زندگی کا تجربہ مجھ سے زیادہ رکھتے ہیں۔ کیا میرے لیے یہ جائز ہے کہ میں کسی قابل اعتماد شخص سے مشورہ کر کے اپنے دل کی بالوں کا اغمار کروں؟ یا میں دل ہی دل میں کڑھتی رہوں اور اندر ہی اندر سے گھائل ہوئی پلی جاؤں؟ میں اپنے شوہر اور سوال والوں کے ساتھ رضاۓ الہی کے موجب طریقے سے کیسے پیش آ سکتی ہوں کہ جس سے میرے حقوق بھی پامال نہ ہوں یا ان کے ساتھ میرے تعلقات بھی برابری کی بنیاد پر استوار رہیں۔ کیونکہ بہت سے خاندان تباہ ہو جاتے ہیں جب کوئی اپنی حد سے تجاوز کرے اور بلا رُوك ٹوک جا رہیت کرتا چلا جائے۔ کیا میرے لیے مسائل سے بچنے کے لیے سوالیوں کے قریب رہنے سے انکار کر دوں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت عطا فرمائے۔

پسندیدہ جواب

اول:

بہ اور سرالی رشتہ داروں کے درمیان بہت سے مسائل پیدا ہو سکتے ہیں۔ اور کسی بھی مسئلے کو حل کرنے کے لیے، ہمیں سب سے پہلے اس کے اسباب کا جائزہ لینا چاہیے:

1. اسباب شوہر کے خاندان کے رویے سے منسلک ہو سکتے ہیں۔ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے لیے مصیبت پیدا کرنا فطرتِ ثانیہ ہے اور وہ رانی کا پہاڑ بنادیتے ہیں اور معمولی معمولی باتوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ لیکن جب لوگ ایسے ہوتے ہیں تو مسائل صرف ان کے اور ان کی بھوکے درمیان نہیں ہوتے۔ بلکہ انہیں ہر کسی کے ساتھ مسئلہ ہوتا ہے۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے ان کو صحیح اور غلط، اچھائی اور برائی میں تفریق کے ساتھ ساتھ ایمان اور اللہ کی اطاعت کی تعلیم دینے کے لیے بڑی محنت کی ضرورت ہے۔ اس صورت میں جو شوہر اپنے خاندان کی طبیعت اور روایہ سے واقع ہے اسے چاہیے کہ وہ اس کی بیوی کے بارے میں جو کچھ کہتے ہیں اس پر کوئی توجہ اور اہمیت نہ دے۔ اور اپنے گھروں والوں کو نصیحت کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور انہیں جملائی کی طرف بلانا چاہیے اور اگر بیوی کو اس کے گھروں والوں کی طرف سے بدسلوکی کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو اسے پیارِ محبت سے تسلی دے اور اس کی ڈھارس باندھے۔

2. مسائل کی وجہ دو طرف غلطی بھی ہو سکتی ہے: سرایوں کو جب نظر آتے کہ ان کا بیٹا یا بھائی اپنی بیوی سے کتنا پیار کرتا ہے اور وہ اس کے ساتھ کس طرح بھروسی کرتا ہے تو ان کے دل میں منفی جذبات پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ مرد اپنے گھروں والوں کے ساتھ اضافی شفقت اپنائے، ان کا خاص خیال رکھ کر انہیں ڈھیر و تحائف دے کر ان منفی جذبات کو ختم کرے، نیز ان کے سامنے اپنی بیوی کے ساتھ پیار بھرا مذاہنہ اپنائے۔ مزید برآں شوہران کی طرف خصوصی توجہ دے اور اللہ تعالیٰ سے خصوصی طور پر دعا میں مانگ کر اللہ تعالیٰ ان کے گھروں والوں کے دلوں سے منفی جذبات ختم کر دے۔

3. ان پریشا نیوں کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ سرال والے بھومن خاوندیا اپنے بچوں پر توجہ کی محسوس کریں، یا گھر کی دیکھ بھال میں کوتاہی نظر آتی ہو، یا بھوکی جانب سے ساس کے ساتھ غیر مناسب رویہ روا رکھا جاتا ہو، یا اسی طرح کی کوئی اور حقیقی کی جو بھومن پانی جائے محسنِ الزمات نہ ہوں، اور اس طرح کے مسائل بہت سے بیویوں میں عموماً پائے جاتے ہیں تو، ان تمام وجوہات میں سے صرف یہ ایک ایسی وجہ ہے جو کہ حقیقت میں ثابت چیز ہے؛ کیونکہ اس کے ذریعے بیوی کو اپنی کوتاہیوں اور غلطتوں کا احساس ہو سکتا ہے اور جس کی بدولت ہو اپنی کوتاہیوں کا ازالہ کر سکتی ہے اور ماحول کو اچھا بنا سکتی ہے؛ کیونکہ عورت بطور بھومن پرے رویے اخلاق اور تعامل میں کامل ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ ساس اور بھوکے درمیان پانے جانے والے مسائل کا سب سے آسان ترین سبب یہی ہے، کیونکہ حل آسان بھی ہے اور بھوکے لیے ممکن بھی کہ یہاں بیوی اپنی اصلاح خود کر سکتی ہے، چنانچہ اپنے اور اپنے شوہر کے خاندان کے درمیان اپنے رویے کو بہتر بنائے اور ہر ایک کو اس کی عزت کا حق دے کر بہتر کر سکتی ہے۔ اس طرح ہو صورت حال کو ٹھیک کرنے میں کامیاب ہو جائے گی اور اپنے شوہر کا دل جیت سکے گی۔

دوم:

ہمارا خیال یہ ہے کہ بیوی کو اپنے شوہر کی بات ماننی چاہیے اگر وہ اسے کہے کہ اس کے اور اس کے خاندان کے درمیان جو کچھ ہوتا ہے وہ کسی اور کوئی بتاتے۔ شوہر کی طرف سے یہ فیصلہ ایک اہم مقصد کو پورا کرتا ہے جو بیوی کے سینے کو بلکا پن دینے سے کہیں بڑا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ایسی باتیں لوگوں میں عام ہو جائیں تو تبر کوئی اپنی رائے زنی کرے گا یا بیوی کو استعمال کرتے ہوئے کوئی مکاری کرے گا یا ان مسائل کو حل کرنے کے لیے غلط مشورے دے گا جس سے معاملات مزید خراب ہوں گے۔ مسائل، اور پریشا نی کے مزید اسباب پیدا ہوں گے، جس کے نتیجے میں اس کے بعد حل تلاش کرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔

بیوی کے لیے جائز ہے کہ وہ کسی عقلمند کے سامنے اپنے مسائل رکھ کر ان سے مشورہ کرے اور یہ حرام غیبت میں نہیں آتا، اس کے لیے آپ سوال نمبر: (7660) کا جواب ملاحظہ کریں۔ ساتھ ہی شوہر کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ بیوی کو اس مباح کام سے روکے، اگر وہ سمجھے کہ اس طرح کوئی جائز مقصد حاصل کیا جاسکتا ہے۔

ہمارا نیچا یہ ہے کہ آپ نے اپنے خاوند کے مشورے پر عمل نہ کر کے، اور آپ کے شوہر کے خاندان کے درمیان جو کچھ چل رہا ہے اس کے بارے میں اپنی بہن اور اپنے بھائی سے بات کر کے غلطی کی ہے۔ اسے درست کرنے کے لیے، آپ تو بہ اور استغفار کریں، اور اس بارے میں ان سے مزید بات نہ کریں۔ نیز آپ ان سے گزارش کریں کہ آپ نے جو کچھ بتایا ہے وہ سب کچھ کسی اور کوئی بتائیں۔ آپ کو شوہر کے سامنے اعتراف کرنے کی ضرورت نہیں ہے کہ آپ نے کیا کیا، کیونکہ اس سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ بلکہ اس کے تینجے میں مزید پریشانی ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر، وہ آپ سے ناراضی شروع کر سکتا ہے۔ یا یہ بھی ممکن ہے کہ وہ آپ کو آپ کی بہن اور بھائی سے بات کرنے سے بالکل روک دے۔ یہ سب ممکن ہے، کیونکہ شیطان ایسے وقت خوب تیاری کے ساتھ موجود رہتا ہے اور ایسے وقتوں میں ہست موزب بھی ہوتا ہے، وہ لڑائی کے لیے شعلوں کو بھڑکانے کا، معاملے کو بڑھاوا دے گا اور اس مسئلے کی وجہ سے تم دونوں کے درمیان دشمنی اور ناراضی پیدا کرنے کی پوری کوشش کرے گا۔

سوم :

شوہر اور سرایوں کے ساتھ بر تاؤ کے لیے آپ کی طرف سے بڑی محنت کی ضرورت ہے۔ اور آپ۔ ان شاء اللہ۔ یہ کام کرنے کی مکمل صلاحیت رکھتی ہیں، جیسے کہ آپ نے سوال میں واضح طور پر کہا ہے کہ : "کیونکہ ہمارے گھر میں میری اور میری بہنوں کی تربیت ہی اس انداز میں ہوئی ہے کہ ہم کسی کی بد تمیزی کا جواب ہی نہ دیں۔ یہاں تک کہ مجھے تو شاشنگی سے جواب دینا بھی نہیں آتا، اور اگر دوں بھی تو بہت ہی شاذ و نادر ہوتا ہے، اور پھر اس کے بعد میرا ضمیر بھی مجھے بخجھوڑتا ہے۔" اور آپ نے اپنے بارے میں یہ بھی بتالیا کہ : "اور جب میں ان کے پاس جاتی ہوں تو میں یہ ظاہر نہیں کرنی کہ میں ان سے ننگ ہوں۔ بھی بھی وہ مجھے زیج کر دیتی ہے اور مجھے تکلیف دیتی ہے، لیکن میں اپنا رو یہ صحیح رکھتی ہوں، لیکن میں اندر سے بہت ناراض ہوتی ہوں۔" یہ وہ کام ہے جو خود پر قابو رکھنے والے کے سوا کوئی نہیں کر سکتا اور ایسا اقدام عقلمندوں کے سوا کسی کو کرنے کی توفیق نہیں ہوتی۔

اب آپ سے جو مطلوب ہے وہ یہ ہے :

1- جن باتوں کے بارے میں آپ کو یقین ہو کہ ان باتوں کا مقصد آپ کو پریشان اور مشتعل کرنا ہے اور آپ کو یقین ہے کہ وہ سب کچھ جھوٹ ہے تو اپنے سوال کی طرف سے ایسی تمام باتوں کو نظر انداز کر دیں۔

2- اپنے آپ، اپنے گھر، اور بچوں کے بارے میں جو باتیں بھی پگی ان سے سنتی ہیں ان پر دھیان دیں اور کوتاہیاں ختم کریں۔ کیونکہ آپ پر لازم ہے کہ آپ اپنی غلطیوں کو درست کریں اور ان ذمہ داریوں کو صحیح طریقے سے سرا جام دیں۔

3- سرالی رشته داروں کے ساتھ پیار بھر اسلوک کرنے کی کوشش کریں، اچھے اخلاق کا مظاہرہ کریں، نرمی سے بات کریں اور نرمی سے پیش آئیں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ انہیں وقار فوقاً مناسب تھاuff دیں، ان کی خبر گیری کریں، یا کوئی کھانے کی چیز آپ ان کے لیے بنائیں، یا مٹھائی وغیرہ خصوصی طور پر ان کے لیے بنائیں۔ کیونکہ یہ بات مشورہ ہے کہ تھاuff لوگوں کو اچھا کرنے اور ان کے درمیان پیار و محبت پھیلانے میں بہت زیادہ اثر ڈالتے ہیں۔

4- اپنے شوہر کے ساتھ حسن اسلوک سے پیش آئیں اور اس کے لیے کسی کو یہ نہ بتائیں کہ ان کا خاندان آپ کے ساتھ کیسا بر تاؤ کرتا ہے، اور اسے اپنے آپ پر مزید اعتماد دلائیں؛ خاوند کو آپ کی طرف سے کوئی ایسی چیز سننے یاد نہ کھنے کا موقع نہ دیں جو خاوند کو پسند نہ ہو۔

5- تاہم ان سب کے باوجود، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آپ اپنے خلاف لگائے جانے والے من گھڑت الزامات کے بارے میں مکمل طور پر خاموش رہیں۔ لیکن ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ آپ اس بارے میں اپنے شوہر سے بات کریں، اور آپ کے خاوند کو ہی ان معاملات کو سدھارنے اور ہر ایک کو ان کا حق پہچانے کی ذمہ داری لینے دیں۔ اسے دکھائیں کہ آپ کے خاندان نے آپ کی اچھی پروردش کی۔

6- آخر میں، آپ کی طرف سے اپنے شوہر کو یہ مشورہ دینے میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ہم سرالی رشتہ داروں سے دور رکھے جائیں اور ان کے قریب نہ رہیں۔ تاہم، خاوند آپ کے اس مشورے کو بقول کرنے کا پابند نہیں ہے۔ آپ کا حق صرف علیحدہ بہائش کا ہے، اور یہ آپ کے پاس پہلے سے موجود ہے۔ لیکن حکمت اور آپ کے بہترین مفادات کا یہ تقاضا ہے کہ شوہر اپنے خاندان سے مزید دور رہے، اگر خاوند کو معلوم ہو کہ اس کے گھروں اور اس کی بیوی کے درمیان کوئی ہم آہنگی پیدا نہیں ہو رہی ہے تو شاید دورہ ناتام فریقوں کے درمیان تعلقات کو مضبوط بنانے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے، اور ان کے بیمار جذبات اور دلوں سے ناراضی کو ختم کر سکتا ہے۔

آپ اللہ سے اپنے لیے مددگریں۔ اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض کردہ فرائض ادا کریں۔ ہم بھی اللہ تعالیٰ سے دعا گوہیں کرو وہ آپ کو ایسے کام کرنے کی توفیق دے جس میں اللہ تعالیٰ کی خوبصورتی ہو اور آپ سب کے لیے خیر پر متجدد ہونے کا سامان ہو۔

واللہ اعلم